رسم مصحف اوراس کے قواعد وضوابط

*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

The mode of the script of Qur'an (Rasm al-Mushaf) is an important subject in Qur'anic Sciences. It deals with the mode of script adopted in three main stages of compilation of the Holy Qur'an. This mode of script of Qur'an is against the accepted principles of Arabic script at some places. Majority of Muslim Scholars hold the view that the mode of the script of Qur'an was also directed by Allah. It is therefore incumbent on all the Muslims to follow that mode in which Qur'an was written in the period of Prophet (SAW) and finally in the period of Hazrat Uthman. In the current discussion basic six rules of Rasm al-Mushaf have been elaborated in detail. Keeping in view the importance of this topic a great number of scholars have done laudable work on this important topic which has been mentioned herewith.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہی پورا قرآن مجید متفرق حصوں میں مکتوب صورت میں موجود تھا جس کو عہدِ صدیقیؓ میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا اس کے بعد جب عہدِ عثمانیؓ میں مسلمانوں کے درمیان قراءات میں اختلاف رونما ہوا تو حضرت عثمانؓ نے امت کی وحدت کے لیے مصحف صدیقی کی مختلف نقول کروا کر بلادِ اسلامیہ میں بھجوا دیں اور ان کے علاوہ جو مصاحف تھے ان کو جلا دینے کا حکم فرمایا کتابت مصحف کے ضمن میں انتہائی اہم بحث یہ ہے کہ ان ادوار میں قرآن مجید کی کتابت کے لیے کون سا رسم اختیار کیا گیا یہ علوم القرآن کا ایک مستقل موضوع ہے۔ مقالہ ہذا میں درج ذیل امور سے بحث کی جائے گی۔ رسم مصحف کیا ہے، رسم مصحف کے قواعد، رسم مصحف توقیفی ہے یا غیر توقیفی، رسم عثمانی کا التزام ضروری ہے یا نہیں اور آخر میں اس موضوع پر چند اہم کتب کے نام درج کیے جائیں گے۔

(۱) رسم مصحف

رسم سے مراد حروف ہجائیہ کے وہ نقوش ہیں جو کلام پر دلالت کرتے ہیں۔(۱) علامہ فرماوی نے رسم مصحف کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے۔

"وھو الرسم المخصوص الذی کتبت بہ حروف القرآن و کلماتہ أثناء کتابة

*اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات جی سی یونیورسٹی لاہور

الـقـرآن الـكـريـم فـى جـمـيـع مـراحـلـه الكتابية التى كان اخرها كتابة فى عهد عثمانؓ"(۲)

یعنی یہ وہ مخصوص رسم ہے جس پر جمع وتدوین کے تمام مراحل میں قرآن مجید کے حروف وکلمات کی کتابت ہوئی۔جن میں سے سب سے آخری کتابت عہد عثمانی میں ہوئی۔

ڈاکٹر ابوشہبہ نے رسم مصحف کی تعریف میں لکھا ہے:

"رسـم الـمـصـحـف يـراد بـه الوضع الذى ارتضاه عثمانؓ و من كان معه من الـصحابة فى كتابة كلمات القرآن و رسم حروفه فى المصاحف التى وجه بها الى الافاق، والمصحف الامام الذى احتفظ به لنفسه"(۳)

یعنی قرآن مجید کے کلمات کی کتابت اور مصاحف میں اس کے حروف کے رسم کے لیے جس طریقے کو حضرت عثمانؓ اور آپ کے اصحاب نے اختیار فرمایا اسے رسم مصحف کہتے ہیں۔لفظ رسم سین مہملہ کے ساتھ خط مصحف ہی کے ساتھ خاص ہے اگر چہ کتابت اور خط وغیرہ بھی رسم کے مترادف الفاظ ہیں۔(۴)

اس لیے رسم مصحف کو کتابت مصحف اور خط مصحف بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ رسم مصحف کے لیے رسم عثمانی کی اصطلاح بھی بہت مشہور ہے لیکن اس اصطلاح کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ رسم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایجاد کردہ تھا اور اس رسم سے مختلف تھا جو عہدِ نبویؐ میں اختیار کیا گیا۔اس کے برعکس اسے رسم عثمانیؓ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپؓ نے اپنے دور میں اس رسم کی تعمیم واشاعت کا خصوصی اہتمام فرمایا۔(۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی نے قرآن مجید کو اس رسم پر لکھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برقرار رکھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد گزرا تو قرآن کریم بغیر تبدیلی وتغیر کے اسی حالت میں موجود تھا بلکہ روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کی کتابت اور اس کے رسم کے لیے ایک دستور مقرر کیا اور کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دی کہ دوات کو صحیح کرو کرو۔قلم کی نوک پلک درست کرو۔باء کو سیدھا رکھو' سین کے دندانوں میں فرق کرو' میم خراب نہ کرو' اللہ کو خوبصورت لکھو' رحیم کو عمدہ کر کے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پڑ رکھو اس سے تمہیں بات یاد رہے گی۔(۶)

اسی رسم توقیفی کو رسم اصطلاحی بھی کہتے ہیں اور یہ ایسا علم ہے جس میں یہ بات مانی جاتی ہے کہ کہاں مصاحف عثمانی کا رسم، رسم قیاسی کے خلاف ہے۔(۷)

علامہ مارغنی نے رسم قیاسی کی تعریف بیان کی ہے کہ "رسم قیاسی سے مراد یہ ہے کہ کسی لفظ کے وہ تمام

حروف ہجاء اس طرح لکھے جائیں جن کو فرض کرتے ہوئے آدمی کلام کی ابتداء کرتا ہے اور اس کے آخر میں وقف کرتا ہے۔"(۸)

علامہ دمیاطیؒ کے نزدیک رسم قیاسی وہ ہے جس میں خط تلفظ کے مطابق ہوتا ہے۔(۹)

علامہ غوث ارکاٹی نے بھی رسم قیاسی کی یہی تعریف نقل کی ہے کہ وہ رسم جو لفظ کے مطابق ہو۔(۱۰)

یہ وہ رسم الخط ہے جسے ہم عام تحریروں میں اختیار کرتے ہیں علمائے نحو نے اس کے قواعد مقرر کیے ہیں علامہ زرکشی نے لکھا ہے:

"و خط جری علی العادة المعروفة؛ وهو الذی یتکلم علیه النحوی" (۱۱)

اس رسم کو رسم املائی بھی کہا جاتا ہے۔(۱۲)

رسم مصحف اور رسم قیاسی کا فرق واضح ہونے کے بعد اب رسم مصحف کے قواعد سے بحث کی جائے گی جو رسم مصحف کا موضوع ہے۔

(ب) رسم مصحف کے قواعد:

مکتوب کا بغیر کسی کمی بیشی اور تبدیل و تغیر کے منطوق کے موافق ہونا تو اصل ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مصاحف عثمانیہ میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو منطوق کے مطابق نہیں ہیں۔علامہ زرقانیؒ نے لکھا ہے:

"الاصل فی المکتوب أن یکون موافقا تمام الموافقة للمنطوق من غیر زیادة ولا نقص ولا تبدیل ولا تغییر لکن المصاحف العثمانیة قد اهمل فیها هذا الاصل، فوجدت بها حروف کثیره جاء رسمها مخالفاً لاداء النطق"(۱۳)

رسم مصحف کے کل چھ قواعد ہیں حذف، زیادتی، ہمزہ، ابدال، وصل و فصل اور وہ لفظ جس میں دو قراء تیں تھیں لیکن ان میں سے ایک لکھی گئی۔(۱۴)

قواعد کے ضمن میں یہ بات جان لینی چاہیے کہ صحابہ کرامؓ کو اپنے دور میں ان قواعد کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی اس وقت یہ قواعد کی شکل میں موجود تھے۔البتہ کتابت میں ان کا اہتمام پایا جاتا تھا اسی لیے بعد کے علماء نے صحابہؓ کے لکھے ہوئے مصاحف ہی میں سے استقراء و استنباط کے ذریعے یہ قواعد مرتب کیے علامہ مساعد بن سلیمان الطیار نے لکھا ہے:

"ان قواعد الرسم التی یذکرها العلماء انما هی استقراء و استنباط مما کتبه الصحابة ولیس یعنی هذا أن هذه القواعد کانت مما یسیر علیه الصحابة"(۱۵)

ان قواعد ستہ کی چند مثالوں کے ساتھ وضاحت درج ذیل ہے:

(۱) حذف

مصاحف میں بعض مقامات پر درج ذیل پانچ حروف کا حذف پایا جاتا ہے۔

الف، واؤ، یاء، لام اور نون۔(۱۶)

مذکورہ حروف میں سے پہلے تین کا حذف اکثر پایا جاتا ہے یہاں ان تینوں کی ایک ایک مثال درج ذیل ہے۔

۱۔ حذف الف:

اس کی ایک مثال سورہ فاتحہ کی آیت ﴿ملک یوم الدین﴾(۱۷) ہے۔ یہاں ملک میں الف حذف ہے یہ مالک اور ملک دونوں طرح پڑھا جاتا ہے لیکن اس کا رسم ملک ہے کیونکہ اس میں دونوں قراءتوں کا احتمال موجود ہے۔(۱۸)

ان کے علاوہ درج ذیل الفاظ میں سے بھی الف حذف ہے۔

﴿المسجد﴾(۱۹) ﴿کرما کاتبین﴾(۲۰)

۲۔ حذف واؤ:

اس کی مثال لفظ ﴿داؤد﴾(۲۱) ہے اس واؤ کے بعد ایک اور واؤ پڑھنے میں ہے لیکن لکھنے میں حذف ہے۔اسی طرح ﴿لا یستون﴾(۲۲)اور﴿الغاون﴾(۲۳)۔(۲۴)

۳۔ حذف یاء:

اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

﴿الداع اذا دعان﴾(۲۵) ﴿یوم یات لا تکلم﴾(۲۶)

﴿فاسمعون﴾(۲۷).(۲۸)

(۲) زیادتی

جو حروف زائد آتے ہیں وہ تین ہیں الف، واؤ اور یاء

۱۔ الف کی زیادتی: اسکی مثالیں درج ذیل ہیں۔

﴿کفروا﴾(۲۹) ﴿اعدلوا﴾(۳۰)

﴿فاسعوا﴾(۳۱) لیکن ﴿فان فاء و﴾(۳۲) اور﴿وعتو﴾(۳۳) وغیرہ اس سے مستثنٰی ہیں۔(۳۴)

۲۔ واوَ کی زیادتی: مثلاً

﴿ساوریکم﴾ (۳۵).(۳۶)

۳۔ یاء کی زیادتی:

یاء کی زیادتی کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

﴿نبای المرسلین﴾(۳۷)

﴿من ورای حجاب﴾(۳۸)

﴿بایید﴾ (۳۹).(۴۰)

(۳) ہمزہ

ہمزہ، اگر اول کلمہ میں واقع ہو تو الف کی شکل میں لکھا جائے گا چاہے وہ مکسور، ہو، مفتوحہ یا مرفوعہ ہو چاہے وصل ہو یا قطعی۔

ہمزہ مکسورہ ﴿إیاک﴾ (۴۱)

ہمزہ مفتوحہ ﴿أنعمت﴾(۴۲)

ہمزہ مرفوعہ ﴿أولٓئک﴾(۴۳)۔(۴۴)

اس کے علاوہ ہمزہ کے تفصیلی قواعد ہیں جن کے بیان کا یہاں موقع نہیں ہے۔

(۴) ابدال

تفخیم کے لیے الف واوَ کے ساتھ لکھا جاتا ہے اگر وہ کسی کا مضاف نہ ہو تو جیسے ﴿الصلوۃ﴾ اور ﴿الزکوۃ﴾ وغیرہ۔

ہائے تانیث کی کتابت ہاء کے ساتھ ہوتی ہے سوائے چند مقامات کے مثلاً ﴿رحمت﴾(۴۵)۔(۴۶)

(۵) وصل وفصل

اصل تو یہ ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے الگ لکھا جائے کیونکہ ہر کلمہ اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے جو دوسرے کلمہ کے معنی کے علاوہ ہوتا ہے۔(۴۷)

لیکن رسم مصحف میں بعض کلمات ایسے بھی پائے جاتے ہیں جن کا اپنے بعد والے لفظ کے ساتھ وصل ہوتا ہے جبکہ دوسری جگہ وہ فصل کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ وصل وفصل کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

قرآن مجید میں ہر جگہ اُن اور لا وصل کے ساتھ اُلا آیا ہے سوائے دس مقامات کے جہاں فصل کے ساتھ درج ہے مثلاً

﴿ألا اقول على الله الا الحق﴾(۴۸) اور ﴿أن لا يقولوا على الله الا الحق﴾(۴۹) .(۵۰)

(۶) دو میں سے ایک قراءت پر لکھے گئے الفاظ

علامہ سیوطیؒ نے اس کی کئی مثالیں دی ہیں ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔

﴿ملک یوم الدین﴾ (۵۱) . (۵۲)

(ج) رسم مصحف توقیفی ہے یا غیر توقیفی

علماء کا اس بارے اختلاف ہے کہ قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے یا نہیں باری باری دونوں اقوال مع دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) پہلا قول رسم مصحف توقیفی ہے:

جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے۔(۵۳)

اس موقف کے حامل علماء کے دلائل چند نکات کی صورت میں درج ذیل ہیں:

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی نے قرآن مجید کو اس رسم پر لکھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برقرار رکھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد گزرا تو قرآن بغیر کسی تبدیلی وتغیر کے اسی حالت میں موجود تھا بلکہ روایت میں آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی کتابت اور اس کے رسم کے لیے ایک دستور مقرر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

”دوات کو صحیح کرو قلم کی نوک پلک صحیح کرو باء کو سیدھا لکھو سین کے دندانوں میں فرق کرو میم کو

خراب نہ کرو۔ اللہ کو خوبصورت لکھو، رحمٰن کو مد کے ساتھ لکھو، رحیم کو عمدہ کر کے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو اس سے بات تمہیں یاد رہے گی۔'' (۵۴)

۲۔ عہدِ صدیقی میں قرآن صحف میں اسی رسم کے مطابق لکھا گیا اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اسی راہ کو اختیار کیا اور مصحف صدیقی سے مختلف مصاحف نقل کیے گئے۔ صحابہ نے اسی عمل کو قائم رکھا۔

۳۔ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے دور میں بھی اسی رسم کو ملحوظ رکھا گیا ان میں سے کسی نے بھی اس رسم کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی یہ بات منقول ہے کہ جب تالیف وتدوین میں ترقی ہوئی اور مختلف علوم کی تقدیم ہوئی تو کسی نے اس رسم کی بجائے دوسرے رسم کو اختیار کرنے کی فکر نہیں کی بلکہ کتابت مصاحف میں رسم عثمانی ہی کو انتہائی ادب واحترام سے باقی رکھا۔ (۵۵)

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اس کام میں اتباع واجب ہے جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو یا جس پر صحابہ کو قائم رکھا ہو۔ (۵۶)

یعنی صحابہؓ کے جس عمل پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی منع نہیں فرمایا اس کی اتباع بھی ضروری ہے رسم کے معاملہ میں بھی ایسا ہی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے اس طرزِ تحریر کی مخالفت نہیں کی تو اس کی اتباع واجب ٹھہری۔

بہت سی احادیث صحابہ کی اقتداء پر دلالت کرتی ہیں جو کچھ انہوں نے کیا اور جو انہوں نے رسم مصحف کے معاملے میں کیا۔ ۱۲ ہزار صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے لہٰذا ان کی اتباع واجب ہے اور رسم کے معاملہ میں ان کی مخالفت کرنا ہم پر حرام ہے۔ لہٰذا ہر اس شخص پر جو کتابت مصحف کا ارادہ رکھتا ہو یہ واجب ہے کہ وہ رسم عثمانی کے موافق کتابت کرے لیکن اگر وہ رسم قیاسی کے مطابق کتابت کرتا ہے تو وہ نہ صرف ان روایات کی مخالفت کرتا ہے جن میں عمل صحابہ کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے بلکہ اجماع صحابہ اور ان کے بعد کے علماء کے اجماع کی بھی مخالفت کرتا ہے۔ (۵۷)

۵۔ علامہ زرقانی نے ابن مبارک کا وہ قول جو انہوں نے اپنی کتاب الابریز میں اپنے شیخ عبدالعزیز دباغ سے نقل کیا بیان کیا ہے یہاں اس کے چند نکات درج ذیل ہیں۔

صحابہ یا کسی اور کا رسم قرآن میں ایک بال برابر بھی کام نہیں یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے توقیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم تھا کہ اس کو معروف ہیئت کے مطابق الف کی زیادتی اور اس کے

حذف کے ساتھ لکھا جائے اس میں ایسے اسرار ہیں جن کو عقل نہیں پہنچ سکتی اور اسرار الٰہیہ میں سے یہ ایک ایسا راز ہے جو دیگر کتب سماویہ کے مقابلے میں صرف اس کتاب عزیز کی خصوصیت ہے نظم قرآن کی طرح قرآن مجید کا رسم بھی معجزہ ہے۔ عقل کیسے اس راز کو پہنچ سکتی ہے کہ (مائة) میں الف زائد ہے اور (فئة) میں زائد نہیں ہے نیز ﴿بایید﴾ اور ﴿بایيكم﴾ میں یاء کیوں زائد ہے یا سورہ حج میں (سعوا) الف زائدہ کے ساتھ ہے جبکہ سورہ سبا میں (سعو) بغیر الف کے ہے وغیرہ۔

غرضیکہ یہ سب باطنی اسرار ہیں جن کا ادراک فتح ربانی سے ہی ممکن ہے اور یہ بمنزلہ حروف مقطعات کے ہیں جو سورتوں کے اوائل میں پائے جاتے ہیں ان کے بھی عظیم اسرار اور کثیر معانی ہیں اور لوگوں کی اکثریت ان اسرار سے واقف نہیں ہے یہی صورتِ حال رسم قرآنی کی بھی ہے۔

جن لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ صحابہ کی اصطلاح ہے تو یہ کلام باطل ہے کیونکہ قرآن عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا گیا اور صحابہؓ نے بھی اسی رسم کی اتباع کی لہٰذا صحابہؓ کی طرف مخالفت کی نسبت محال ہے۔(۵۸) ڈاکٹر لبیب سعید نے رسم کے توقیفی ہونے کی دلیل یہی دی ہے کہ قرآن کا ایک کلمہ بعض جگہ ایک رسم میں اور دوسری جگہ دوسرے رسم میں لکھا گیا ہے۔(۵۹)

(۲) دوسرا قول رسم مصحف غیر توقیفی ہے:

کئی علماء کا یہ قول ہے کہ رسم مصحف اصطلاحی ہے توقیفی نہیں۔ صحابہؓ نے قرآن مجید کی کتابت اس طریقے سے کی جس طرح وہ اس کے علاوہ دیگر امور میں کتابت کیا کرتے تھے۔(۶۰)

ابن خلدون اور امام باقلانی اسی نظریہ کے حامی ہیں۔(۶۱)

امام باقلانی نے رسم کے غیر توقیفی ہونے کے دلائل دیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

جہاں تک کتابت کا تعلق ہے اس بارے اللہ تعالیٰ نے امت پر کچھ بھی فرض نہیں کیا کیونکہ کاتبین قرآن اور خطاط مصاحف پر من جانب اللہ کوئی خاص رسم معین نہیں کیا گیا کہ وہ اس کی پابندی کریں اور اس کے علاوہ جو رسم ہے اس کو چھوڑ دیں وجوب کے لیے سمع وتوقیف ضروری ہے اور اس بارے کتاب اللہ کی کوئی نص یا اس کا کوئی مفہوم اس پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ قرآن مجید کو خاص رسم میں ہی لکھا جائے یا اس کی کوئی حد بندی کی گئی ہو جس سے تجاوز جائز نہیں۔ اس بارے تو سنت سے ہی کوئی نص موجود نہیں جو اس کے وجوب پر دلالت کرے اور نہ ہی ان پر امت کا اجماع ہے جس سے یہ واجب ہو جائے اور نہ ہی قیاسات شرعیہ اس پر دلالت کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس سنت کسی بھی آسان رسم میں کتابت کے جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا حکم تو دیتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص طریقے کو اختیار کرنے کی رہنمائی نہ فرمائی اور نہ ہی کسی طریقے پر لکھنے سے منع فرمایا اسی لیے کئی مصاحف کے خطوط باہم مختلف تھے ان میں سے کوئی لفظ کو اس کی اصلی حالت کے مطابق لکھتا تھا اور کوئی اصطلاح کے اعتبار سے اس میں کمی یا زیادتی کرتا تھا جبکہ لوگوں پر یہ حالت مخفی نہیں ہے اسی وجہ سے یہ بات جائز ٹھہری کہ اسے کوفی حروف پر اور پہلے خط پر لکھا جائے اور یہ کہ لام کو کاف کی صورت میں لکھا جائے اور الفات کو ٹیڑھا لکھا جائے یا ان وجوہ کے علاوہ کسی پر لکھا جائے لہٰذا مصحف کو جدید خط وہجاء میں بھی لکھا جا سکتا ہے اور ان دونوں طریقوں کے بین بین بھی لکھنا بھی جائز ہے مصاحف کے خطوط اور بہت سے حروف مختلفُ الصورت ہیں لوگوں نے بھی اس کی اجازت دے رکھی ہے کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے رواج کے مطابق جو آسان اور مشہور ہو اسی میں لکھے اور یہ کوئی گناہ یا کوئی برائی نہیں ہے معلوم ہوا کہ لوگوں پر کوئی خاص حد بندی نہیں کی گئی جس طرح ان کو قراءت واذان کے معاملے میں پابند کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خطوط کی حیثیت علامات ورسوم کی ہے جو اشارات وعقود و رموز کا کام دیتے ہیں جبکہ ہر وہ رسم جو کسی کلمہ پر دلالت کرتا ہو آسانی سے پڑھا جا سکتا ہو اور اس رسم کی صحت ثابت ہو چکا ہے اس کی شکل کیسی بھی ہو۔ بالجملہ ہر وہ شخص جس نے یہ دعویٰ کیا کہ لوگوں پر خاص رسم کی پیروی واجب ہے خود ایسے مدعی پر یہ واجب ہے کہ اپنے دعویٰ پر دلیل پیش کرے لیکن شاید ہی اس کے پاس کوئی دلیل ہو۔ (۶۲)

اس ضمن میں راجح قول پہلا ہے جس میں دلائل کے ساتھ یہ بیان کر دیا گیا کہ رسم توقیفی ہے جمہور علماء نے اسی قول کو اختیار کیا ہے رسم کے توقیفی ہونے پر جو دلائل دیے گئے وہ امام باقلانی کے مذکورہ بالا قول اور دلائل کی تردید کے لیے کافی ہیں۔

(د) رسم عثمانی کا التزام

رسم مصحف کی ایک اہم بحث یہ ہے کہ رسم عثمانی کا التزام واجب ہے یا نہیں اس بارے علماء کے تین اختلافی اقوال ہیں۔

(۱) رسم عثمانی کا التزام واجب ہے اور مخالفت حرام ہے:

سلف وخلف میں سے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (۶۳) اس موقف کے حامل علماء کے اقوال درج ذیل ہیں:

فقہ حنفی کی کتاب المحیط البرہانی سے علامہ زرقانی نے نقل کیا ہے کہ رسم عثمانی کا التزام ضروری ہے۔

"انه ينبغي ألا يكتب المصحف بغير الرسم العثماني" (٦۴)

اس کے علاوہ فقہ شافعیہ کی کتاب المنہج کے حاشیہ میں لکھا ہے:

"كلمة الربا تكتب بالواو والالف كما جاء في الرسم العثماني ولا تكتب في القرآن بالياء والالف، لان رسمه سنة متبعة"(٦۵)

ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسم قرآن سنت متبعہ ہے بلکہ اس پر تمام مجتہدین کا اجماع ہے۔(٦٦)

۱۔ امام مالکؒ کا موقف:

امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ اگر آج کوئی مصحف کی کتابت کرنا چاہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگوں کے ایجاد کیے ہوئے نئے حروف ہجاء کے مطابق لکھا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مصحف کو پہلی طرز کتابت پر ہی لکھنا چاہیے۔(٦٧)

آگے علامہ دانی نے لکھا ہے کہ علمائے امت میں سے کسی نے اس قول کی مخالفت نہیں کی۔(٦٨)

۲۔ امام احمد بن حنبلؒ کا قول:

"تحرم مخالفته خط مصحف عثمان في ياء أو واو أو غير ذلك" (٦٩)

۳۔ امام زمخشری کا نقطہ نظر:

امام زمخشری نے لکھا ہے:"خط المصحف سنة لا تغير"(٧٠)

۴۔ قاضی عیاضؒ کی رائے:

قاضی عیاض کی رائے اس بارے بڑی سخت ہے اپنی کتاب "الشفا" میں لکھتے ہیں:

"أنه كلام الله وحيه المنزل على نبيه محمد وأن جميع ما فيه حق و أن من نقص منه حرفا قاصدا لذلك أو بدله بحرف آخر مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليه المصحف الذى وقع الاجماع عليه و أُجمع على أنه ليس من القرآن عامداً لكل هذا انه كافر" (٧١)

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے وحی منزل ہے جسے اللہ نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ پر نازل فرمایا اور اس

کتاب میں جو کچھ ہے وہ حق ہے اور اگر کسی نے جان بوجھ کر اس میں سے ایک حرف کم کیا یا کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا یا اس میں کسی حرف کا اضافہ کیا جو اس مصحف میں شامل نہیں ہے جس پر اجماع منعقد ہو چکا اور ایسے لفظ کے قرآن کا حصہ نہ ہونے پر بھی اجماع ہو چکا ہو لہٰذا کوئی جان بوجھ کر ایسی حرکت کرے گا تو بلاشبہ وہ کافر ہے۔

یعنی مصحف جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اس کے رسم الخط میں قصداً ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا ایک لفظ کے بدلے دوسرا لفظ لانا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۔ امام بیہقیؒ کی رائے:

امام بیہقی نے بھی اسی رسم کی پابندی ضرور قرار دی جس پر صحابہؓ نے مصحف کی کتابت فرمائی امام بیہقی نے ساتھ اس بات کی بھی وضاحت فرمادی کہ علم و عمل اور امانت و دیانت میں وہ اعلیٰ مقام پر فائز تھے لہٰذا ہمیں اس امر میں انہیں کی اتباع کرنی چاہیے۔ اپنی کتاب "شعب الایمان" میں آپ نے لکھا ہے:

"من كتب مصحفا فينبغي له أن يحافظ على الهجاء التي كتبو بها تلك المصاحف ولا يخالفهم فيها ولا يغير مما كتبو شيئا فانهم كانوا اكثر علماء و أصدق قلبا و لسانا واعظم أمانةٍ منا فلا ينبغي لنا أن نظن بأنفسنا استدراكا عليهم ولا سقطالهم"(۷۲)

(۲) رسم عثمانی کا التزام واجب نہیں اس لیے اس کی مخالفت جائز ہے:

یہ نظریہ ابن خلدون اور امام باقلانی کا ہے۔(۷۳)

امام باقلانیؒ کا موقف:

امام باقلانی کی رائے بیان کی جا چکی ہے کہ ان کے نزدیک کتاب وسنت اور اجماع سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ رسم عثمانی کا التزام ضروری ہے بلکہ مصحف کو آسانی اور سہولت کی خاطر جدید رسم میں لکھا جا سکتا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی برائی اور گناہ نہیں ہے۔

(۳) رسم عثمانی کا التزام جائز نہیں بلکہ اس کی مخالفت واجب ہے:

عزالدین بن عبدالسلام کا موقف:

امام عزالدین کے نزدیک قدیم رسم میں مصحف کی کتابت جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ کہیں جہلا اس

میں تغیر وتبدیلی نہ کر دیں علامہ زرکشی نے آپ کا قول نقل کیا ہے:

"قال لشیخ عز الدین بن عبدالسلام: لا تجوز کتابة المصحف الان علی الرسوم الاولی باصطلاح الائمه؛ لئلا یوقع فی تغییر من الجھال"(۷۴)

اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد علامہ زرکشیؒ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس قول کا علی الاطلاق نفاذ ضروری نہیں ہے بلکہ اسے علمی دروس میں باقی رکھا جائے اور اس روایت کو جسے متقدمین نے مضبوطی سے قائم رکھا چند جاہلوں کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہیے جبکہ زمین حجت الٰہیہ سے ہرگز خالی نہیں رہ سکتی۔(۷۵)

یہ موقف بھی کئی کئی حوالے سے قبول نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کو تسلیم کرنے میں کئی مفاسد ہیں۔

۱۔ علامہ فرماوی نے لکھا ہے:

"رسم مصحف میں اکثر مقامات پر ایک سے زائد قراءتوں کا احتمال موجود ہے تو اگر ہم رسم مصحف کا اتباع نہیں کریں گے تو کئی قراءات تغیر پذیری کا شکار ہو جائیں گی جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور ہم تک وہ تواتر کے ساتھ منقول ہیں کیونکہ جدید رسم میں اس بات کا احتمال نہ ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قرآن کے بعض حصوں کو چھوڑنا بلکہ ان کا انکار کرنا لازم آئے گا لہٰذا پورے قرآن کا یا قرآن کے کسی حصے کا انکار کرنے والا کافر ہے۔"(۷۶)

جبکہ علماء نے قراءت کے متواتر ہونے کے لیے جو تین شرائط لگائیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قراءت رسم مصحف کے موافق ہو۔

چاہے قراءت کی سند صحیح ہو اور وہ عربیت کے بھی موافق ہو لیکن اگر وہ رسم مصحف کے مخالف ہو گی تو وہ شاذ ہے۔ لہٰذا اس کی قراءت جائز نہیں۔(۷۷)

یعنی کسی قراءت کے متواتر ہونے کی تین شرائط ہیں پہلی یہ کہ اس کی سند صحیح ہو۔ دوسری وہ عربیت کے موافق ہو اور تیسری یہ ہے کہ وہ رسم مصحف سے بھی مطابقت رکھتی ہو لہٰذا ان تین شرائط میں سے اگر پہلی دو شرائط پوری اترتی ہیں اور تیسری شرط پوری نہ ہو جس میں قراءت کا رسم مصحف کے مطابق ہونا ضروری ہے تو ایسی قراءت متواتر نہیں بلکہ شاذ ہوگی جس کی قراءت جائز نہیں ہے۔

۲۔ جدید رسم میں لکھنے سے تو اسی اختلاف کا اندیشہ ہے جو حضرت عثمانؓ کے دور میں پیدا ہوا اور پھر یہ کہا جانے لگے گا کہ میرا رسم تمہارے رسم سے اور میرا مصحف تمہارے مصحف سے زیادہ بہتر ہے۔(۷۸)

۴۔ عام املائی قواعد کے متعلق تو اس کے واضعین بھی متفق نہیں ہیں اس میں تو تغیر و تبدیلی آتی رہتی ہے اور زمانے کی دوری کے ساتھ ساتھ اس کی حالت و ہیئت بدل جاتی ہے لہٰذا اس سے بچنا اور محتاط رہنا ضروری ہے اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ان مختلف فیہ قواعد سے قرآن مجید کو محفوظ رکھیں جن میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ جدید رسم پر لکھنے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمان اس وجہ سے ایک دوسرے کو گنہگار اور مجرم ٹھہرانے لگ جائیں۔ (۷۹)

۵۔ جب قرآن مجید اسی رسم پر محفوظ ہے بلکہ ہر دور میں محفوظ چلا آ رہا ہے اور کوئی دور بھی ایسا نہیں گذرا جس میں اسی رسم کے مطابق نہ لکھا گیا ہو یا کثیر تعداد میں اس کے حفاظ نہ ہوئے ہوں جدید رسم میں مصحف کی کتابت کی کیا ضرورت ہے بلکہ اس سے تو نیا فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ زیادہ ہے۔

مذکورہ بالا دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلا قول راجح ہے جس کو جمہور نے اختیار کیا کہ رسم عثمانی کا التزام واجب ہے۔

اس موضوع پر مختلف ادوار میں مستقل کتب تالیف کی گئیں یہاں ان میں سے چند معروف کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب مرسوم الخط:

یہ کتاب محمد بن قاسم، ابو بکر انباری (م ۳۲۸ھ/ ۹۳۹ء) (۸۰) کی ہے جو امتیاز علی عرشی کی تحقیق سے شائع ہوئی۔

۲۔ المقنع فی معرفة مرسوم مصاحف اہل الامصار:

امام ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (م ۴۴۴ھ/ ۱۰۵۲ء) کی تالیف ہے او تو پر تزل کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ عقيلة أتراب القصائد في أسنى المقاصد:

امام شاطبیؒ (م ۵۹۰ھ/ ۱۳۹۳ء) کی تالیف ہے یہ ایک قصیدہ ہے اور اس میں ۲۹۸ ابیات ہیں۔ اس تالیف کی کئی شروح لکھی جا چکی ہیں۔ (۸۱)

۴۔ مورد الظمان فی رسم و ضبط القرآن:

محمد بن محمد الشریسی خزار (م ۷۱۸ھ/ ۱۳۱۸ء) کی تالیف ہے یہ بھی ایک قصیدہ ہے اس کی بھی کئی شروح لکھی جا چکی ہیں۔ (۸۲)

۵۔ عنوان الدلیل فی مرسوم خط التنزیل:

یہ کتاب احمد بن البناء، ابو عباس مراکشی (م ۷۲۱ھ/۱۳۲۱ء) کی ہے۔اور ہند شلبی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔(۸۳)

متاخرین میں سے بھی کئی علماء نے اس موضوع پر نہایت مفید اور قیمتی کتب تالیف کی ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں:

۶۔ اتحاف فضلاء البشر فی القراءات الاربعة عشر

اس کتاب کے مؤلف شہاب الدین احمد بن محمد دمیاطیؒ ہیں یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت سے ۱۴۲۲ھ میں شائع ہوئی۔

۷۔ نثر المرجان فی رسم نظم القرآن:

یہ کتاب محمد غوث بن ناصر الدین، ارکاٹی کی ہے جو سات جلدوں میں حیدر آباد سے ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوئی۔

۸۔ تاریخ القرآن و غرائب رسمه و حکمه:

محمد طاہر بن عبد القادر، الکردی کی تالیف ہے جو مصر سے دوسری مرتبہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئی۔

۹۔ رسم المصحف دراسة لغوية تاريخية:

غانم قدوری حمد کی تالیف ہے اور عراق سے پہلی مرتبہ ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوئی۔

۱۰۔ رسم المصحف و نقطه :

یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحی حسین، فرماوی کی ہے جو بیروت سے پہلی مرتبہ ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔

خلاصہ بحث

۱۔ رسم مصحف علوم القرآن کی ایک اہم بحث ہے۔اس موضوع پر متقدمین و متاخرین نے مستقل کتب تالیف کیں۔

۲۔ کتابت مصحف کے بنیادی طور پر تین ادوار ہیں پہلا عہدِ نبوی دوسرا عہد صدیقی اور تیسرا عہد عثمانی۔

۳۔ ان تینوں ادوار میں قرآن مجید کی کتابت مخصوص رسم میں ہوئی جسے رسم مصحف، خط مصحف، رسم عثمانی اور رسم قرآن وغیرہ کہا جاتا ہے۔

۴۔ بعض مقامات پر رسم مصحف، رسم قیاسی کے موافق نہیں ہے لیکن اس کا اکثر حصہ رسم قیاسی کے ہی موافق ہے۔

۵۔ علماء نے صحابہ کے لکھے ہوئے مصاحف سے استقراء و استنباط کے ذریعے یہ چھ قواعد مرتب کیے حذف، زیادتی، ہمزہ، بدل، وصل و فصل اور دو میں سے ایک قراءت پر لکھے گئے الفاظ۔

۶۔ رسم مصحف کی ایک اہم بحث یہ ہے کہ قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے یا غیر توقیفی۔ اس بارے علماء کے کئی اختلافی اقوال ہیں البتہ جمہور کا قول ہے کہ قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے۔ تمام اقوال میں سے یہی وہ قول ہے جو راجح ہے۔

۷۔ اس موضوع کی ایک اہم بحث یہ ہے کہ رسم عثمانی کا التزام واجب ہے یا نہیں۔ اس بارے تین اختلافی اقوال پائے جاتے ہیں جن میں سے راجح قول یہ ہے کہ رسم عثمانی کا التزام واجب ہے اور جمہور علماء نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

حواشی

۱۔ عدنان زرزور، علوم القرآن، المکتب الاسلامی، ۱۹۸۴ء، ص ۹۹

۲۔ فرماوی، عبدالحیٔ، رسم المصحف ونقطہ، بیروت، موسسۃ الریان ۲۰۰۴ء، ص ۱۶۶

۳۔ ابوشہبہ، المدخل لدراسۃ القرآن الکریم، الکویت، غراس للنشر والتوزیع ۲۰۰۳ء، ص ۳۴۷

۴۔ مارغنی، دلیل الحیران، بیروت، دارالکتب العلمیہ ۱۹۹۵ء، ص ۲۵

۵۔ رسم المصحف، ص ۱۶۶

۶۔ السیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۰ء، ۳۲/۱

۷۔ ماخوذ دلیل الحیران، ص ۲۵

۸۔ ایضاً

۹۔ دمیاطی، اتحاف فضلاء البشر، بیروت، دارالکتب العلمیہ ۲۰۰۱ء، ص ۱۵

۱۰۔ ارکاتی، محمد غوث، نثر المرجان فی رسم نظم القرآن، دکن، مطبعہ حیدرآباد، ص ۱۵

۱۱۔ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، بیروت، دارالکتب العلمیہ ۲۰۰۱ء، ۴۵۷/۱

۱۲۔ رسم المصحف، ص ۲۵۴

۱۳۔ زرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، بیروت داراحیاء التراث العربی، ۱۹۹۸ء، ۲۶۰/۱

۱۴۔ سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۹ء، ۱/۴۰۳

۱۵۔ مساعد بن سلیمان، المحرر فی علوم القرآن، ریاض، مرکز الدراسات والمعلومات القرآنیہ، ۱۴۲۷ھ، ص ۲۴۱

۱۶۔ دراسات فی علوم القرآن، ص ۳۴۳

۱۷۔ الفاتحہ ۱:۴

۱۸۔ ابوبکر انباری، کتاب مرسوم الخط، دہلی المعھد الھندی للدراسات الاسلامیہ، ۱۹۷۷ء، ص ۱؛ اتحاف فضلاء البشر، ص ۱۶۲، ۱۶۵؛ ابوزرعہ، حجۃ القراءات، ص ۷۷

۱۹۔ البقرۃ ۲:۱۱۴

۲۰۔ الانفطار ۸۲:۱۱

۲۱۔ النمل ۲۷:۱۵

۲۲۔ السجدۃ ۳۲:۱۸

۲۳۔ الشعرآء ۲۶:۹۴

۲۴۔ الدانی، المقنع فی رسم مصاحف، ص ۳۸، ۳۹

۲۵۔ البقرۃ ۲:۱۸۶

۲۶۔ ہود ۱۱:۱۰۵

۲۷۔ یس ۳۶:۲۵

۲۸۔ الاتقان ۲/۴۰۶، ۴۰۷

۲۹۔ البقرۃ ۲:۶

۳۰۔ المائدۃ ۵:۸

۳۱۔ الجمعۃ ۶۲:۹

۳۲۔ البقرۃ ۲:۲۲۶

۳۳۔ الفرقان ۲۵:۲۱

۳۴۔ دراسات فی علوم القرآن، ص ۳۴۸

۳۵۔ الاعراف ۷:۱۴۵

۳۶۔ الاتقان ۲/۴۰۸

۳۷۔ الانعام ۶:۳۴

۳۸۔ شوریٰ۴۲:۵۱

۳۹۔ الذاریات۵۱:۴۷

۴۰۔ الاتقان۲/۴۰۸

۴۱۔ الفاتحہ۱:۵

۴۲۔ الفاتحہ۱:۷

۴۳۔ البقرۃ۲:۵

۴۴۔ دراسات فی علوم القرآن،ص۳۵۶

۴۵۔ البقرۃ۲:۱۸۲؛الاعراف۷:۵۶؛ہود۱۱:۷۳

۴۶۔ الاتقان۱/۴۱۱

۴۷۔ غانم قدوری،رسم المصحف دراسۃ اللغویۃ والنحویۃ،بغداد،اللجنۃ الوطنیۃ لاحتقال،۱۹۸۲ء،ص۴۴۸

۴۸۔ الاعراف۷:۱۰۵

۴۹۔ الاعراف۷:۱۶۹

۵۰۔ فنون الافنان،ص۲۲۲

۵۱۔ الفاتحہ۱:۴

۵۲۔ الاتقان۲/۴۱۳

۵۳۔ مناہل العرفان۱/۳۶۵

۵۴۔ السیوطی،الدرالمنثور فی التفسیر الماثور،۱/۳۲

۵۵۔ ماخوذ مناہل العرفان،۱/۲۶۵

۵۶۔ ایضاً ص۱/۲۶۶

۵۷۔ دلیل الحیران،ص۲۵

۵۸۔ ماخوذ مناہل العرفان۱/۲۷۰-۲۷۹

۵۹۔ لبیب السعید،الجمع الصوتی الاول للقرآن،قاہرہ،دارالمعارف،ص۲۹۳

۶۰۔ دراسات فی علوم القرآن،ص۳۷۰

۶۱۔ مناہل العرفان،۱/۲۶۷

۶۲۔ مناہل العرفان۱/۲۶۷،۲۶۸

۶۳۔ دراسات فی علوم القرآن، ص۳۷۲

۶۴۔ مناہل العرفان، ۱/ ۲۶۷

۶۵۔ ایضاً

۶۶۔ الشنقیطی، کتاب ایقاظ الاعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الامام، بیروت، دارالراء العربی ۱۹۸۲ء، ص۹

۶۷۔ الدانی، المقنع فی رسم المصاحف الامصار، ص۱۰، ۱۱

۶۸۔ ایضاً

۶۹۔ الزرکشی، البرہان، ۱/ ۴۶۰

۷۰۔ زمخشری، الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل، بیروت، دارالمعرفہ، ۳/ ۸۲

۷۱۔ قاضی عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء، ۲/ ۱۸۲

۷۲۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن فصل فی افراد المصحف للقرآن وتجریدہ فیہ عما سواہ، ۲/ ۵۴۸

۷۳۔ مناہل العرفان، ۱/ ۲۶۷

۷۴۔ البرہان ۱/ ۴۶۰

۷۵۔ البرہان ۱/ ۴۶۰

۷۶۔ رسم المصحف، ص۳۹۷

۷۷۔ ابن جزری، المنجد المقرئین ومرشد الطالبین، قاہرہ، مکتبہ القدسیہ، ۱۳۵۰ھ، ص۱۶، ۱۷؛ کافیجی، التیسیر فی قواعد علم التفسیر، دمشق، دارالقلم، ۱۹۹۰ء، ص۱۸۳

۷۸۔ احمد عادل کمال، علوم القرآن، بیروت، دارالارشاد للطباعہ والنشر والتوزیع، ۱۹۶۸ء، ص۵۵

۷۹۔ ڈاکٹر لبیب السعید، الجمع الصوتی الاول للقرآن، ص۳۰۲

۸۰۔ داؤدی، طبقات المفسرین، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء، ص۴۵۴

۸۱۔ فہد رومی، دراسات فی علوم القرآن، الریاض، مکتبہ الملک فہد، ۲۰۰۳ء، ص۳۴۱

۸۲۔ ایضاً

۸۳۔ ایضاً